

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 6 ایس سی آر

ایس۔ وجی
بنام
کمشنر آف گفٹ ٹیکس

2 دسمبر 1997

(سوپاس سی۔ سین اور وی۔ این۔ کھرے، جسٹسز)

گفٹ ٹیکس ایکٹ: 1958 دفعہ 6(3)۔

غیر حوالہ شدہ حصص کی منتقلی۔ قیمت تخمیناً بقایا جات۔ منتقلی کی تاریخ سے پہلے یا بعد میں۔ کی
مطابقت۔ اے وائی 1973-74۔ غیر حوالہ شدہ حصص 28.3.1973 کو منتقل کیے گئے۔ برقرار رکھے
گئے: اگرچہ 31.3.1973 کے بقایا جات کو منتقلی کے وقت دستیاب تازہ ترین تھی، لیکن 28.3.1973
کو حصص کی علیحدہ قیمت تخمیناً کا پتہ لگانے کے لئے یہ زیادہ حقیقت پسندانہ تھا۔ تاہم، ٹیکس دہندہ
28.3.1973 اور 31.3.1973 کے درمیان کچنی کے اثاثوں میں کسی بھی تبدیلی کی نشاندہی کرنے کا
حق رکھتا ہے۔

ایک کچنی کے غیر منقولہ حصص 28.3.1973 کو تخمینہ سال 1973-74 کے دوران ٹیکس
دہندگان کو منتقل کیے گئے تھے۔ یہ تنازعہ ان غیر حوالہ شدہ حصص کی قیمت کے حوالے سے تھا۔ ریونیو اور ٹیکس
دہندگان دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ گفٹ ٹیکس ایکٹ 1958 کے دفعہ 6(3) میں فراہم کردہ
تبادل طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے قیمت تخمیناً کی جانی چاہئے۔

ٹیکس دہندگان نے وضاحت دی کہ 31.3.1972 کو کپنی کی بقایا جات کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے ان حصص کی قدر کی جانی چاہئے جو حصص کی منتقلی کی تاریخ کے مطابق تازہ ترین دستیاب بقایا جات تھی۔ ریونیو نے استدلال کیا کہ 31.3.1973 کو بقایا جات کے اعداد و شمار کے حوالے سے قیمت تخمینہ کی جانی چاہئے جو تحفے کی تیاری کی تاریخ سے قریب ترین تاریخ تھی۔ عدالت عالیہ نے ٹیکس دہندگان کی استدعا کو مسترد کر دیا۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے، اس عدالت نے

منعقد: 1- 31.3.1972 کو بقایا جات کے اعداد و شمار اس تاریخ تک کپنی کے مختلف اثاثوں کی بشکل قیمت پیش کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کپنی اس کے بعد پھسلی پھولی ہو اور اثاثوں کی قیمت میں اضافہ ہوا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس عرصے کے دوران کپنی کی دولت سست روی کا شکار ہو گئی ہو اور اس کے اثاثوں کی قدر میں کمی واقع ہوئی ہو۔ کسی بھی صورت میں، جب حصص کی قیمت 28.3.1973 کو کی جانی ہے، تو 31.3.1973 کو ختم ہونے والے سال کے لئے بقایا جات کو نظر انداز کرنا غیر حقیقی ہوگا۔ 31.3.1973 کو ختم ہونے والے سال کی بقایا جات کے اعداد و شمار 31.3.1973 کے اعداد و شمار کے مقابلے میں کپنی کے اثاثوں کی قیمت کی زیادہ حقیقت پسندانہ تصویر پیش کریں گے۔ ٹیکس دہندہ، یقیناً، یہ بتانے کا حق رکھتا ہے کہ 28.3.1973 اور 31.3.1973 کے درمیان، کپنی کے اثاثوں کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ اگر ایسا ہے، تو اثاثوں کی قیمت میں اس طرح کے فرق کو نظر انداز کرنا پڑے گا۔ لیکن قیمت تخمینہ کی بنیاد 31.3.1973 کو بقایا جات ہونی چاہئے۔ [65-ڈی-ایف]

سی جی ٹی بنام کے ریش، 141 آئی ٹی آر 462 (مدرا س) کی منظوری دی گئی۔

سی ڈبلیو ٹی بنام ایس رام، 147 آئی ٹی آر 278 (مدرا س) کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 6239 آف 1990۔

مدراس عدالت عالیہ کے 18.12.81 کے ٹی۔سی۔ نمبر 1182 میں 1977 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے۔ٹی۔ ایم سمپت اور ایس۔ بالاجی۔

مدعا علیہ کی طرف سے رنبیر چندر، ہیمنٹ شرما اور بی۔ کے۔ پرساد شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

سین، جسٹس۔ گفٹ ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 26(1) کے تحت ٹریبونل نے قانون کا مندرجہ ذیل سوال عدالت عالیہ کو بھیجا تھا:

”کیا حقائق اور معاملے کے حالات کو دیکھتے ہوئے 31 جنوری 1972 کو بقایا جات کے اعداد و شمار کو تحفے میں دیے گئے حصص کا تبادلہ قیمت کا پتہ لگانے کے لیے لیا جانا چاہیے، نہ کہ بقایا جات کے 31 جنوری 1973 کے اعداد و شمار کو؟“

اس میں شامل تخمینہ سال 1973-74 ہے۔ یہ تنازعہ ایک کمپنی کے غیر حوالہ شدہ حصص کی قیمت سے متعلق ہے جو 28.3.1973 کو منتقل کیے گئے تھے۔ گفٹ ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 6 میں تحائف کی تشخیص کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے۔ ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ جہاں جائیداد کی قیمت کا تخمینہ نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ یہ کھلے بازار میں قابل فروخت نہیں ہے، وہاں قیمت کا تعین مقررہ طریقے سے کیا جائے گا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حصص غیر حوالہ شدہ ہیں اور بازار میں قابل فروخت نہیں ہیں۔ کمپنی کے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کی جانب سے بازار میں حصص کی فروخت پر پابندی تھی۔ محکمہ اور ٹیکس دہندگان دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ بریک اپ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے تشخیص کی جانی چاہئے۔ تاہم، تنازعہ بقایا جات کے بارے میں ہے جس کی بنیاد پر متبادل قیمت کا حساب لگانا ہوگا۔

ٹیکس دہندگان کا معاملہ یہ ہے کہ 31.3.1972 کو کپنی کے بقایا جات کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے ان حصص کی قدر کی جانی چاہئے جو حصص کی منتقلی کی تاریخ پر تازہ ترین دستیاب بقایا جات تھی۔ بقایا جات کا حوالہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو تحفے کی تیاری کی تاریخ پر بھی موجود نہیں تھی۔ محکمہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ 31.3.1973 کو بقایا جات کے اعداد و شمار کے حوالے سے قیمت تخمیناً کی جانی چاہئے جو تحفے کی تیاری کی تاریخ سے قریب ترین تاریخ تھی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قیمت تخمیناً کے تبادل طریقہ کار پر عمل کیا جانا چاہئے۔ اگر ایسا ہے تو 28.3.1973 کو دستیاب بقایا جات کا واحد اعداد و شمار 31.3.1972 کو ختم ہونے والے سال کے لئے تازہ ترین شائع شدہ بقایا جات تھا۔

ہم ٹیکس دہندگان کی دلیل کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔ گفٹ ٹیکس آفیسر کو تحفے کی تاریخ کے مطابق حصص کی صحیح قیمت معلوم کرنی ہوتی ہے۔ یہ تحفہ 31.3.1973 کو ختم ہونے والے مالی سال سے صرف تین دن پہلے دیا گیا تھا۔ 31.3.1973 کو بقایا جات 31.3.1972 کی بقایا جات کے مقابلے میں کپنی کے اثاثوں کی قیمت کی زیادہ حقیقت پسندانہ شکل پیش کرے گی۔ لہذا، حصص تبادل قیمت کا حساب لگانے کے لئے، 31.3.1973 کو بقایا جات کے اعداد و شمار زیادہ متعلقہ ہوں گے۔ ٹیکس دہندگان کی جانب سے کی گئی دلیل، اگر برقرار رکھی جاتی ہے، تو مضحکہ خیز نتائج کا باعث بنے گی۔ اگر تحفہ 28.3.1973 کو دیا گیا تھا تو قیمت کا حساب بقایا جات کے اعداد و شمار کے مطابق 31.3.72 کو کرنا ہوگا۔ لیکن اگر یہ تحفہ تین دن بعد 31.3.73 کو دیا گیا تھا تو بقایا جات کی بنیاد پر 31.3.73 کو کی گئی قیمت تخمیناً بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ حالانکہ کپنی کے اثاثوں کی قیمت میں 28.3.73 اور 31.3.73 کے درمیان کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ اس نتیجے پر پہنچنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تحفے کی تاریخ پر حصص کی صحیح قیمت معلوم کرنے کے لئے بریک اپ ویڈیو کا طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ 31.3.1973 کو ختم ہونے والے سال کی بقایا جات کے اعداد و شمار 31.3.1972 کے اعداد و شمار کے مقابلے میں کپنی کے اثاثوں کی قیمت کی زیادہ حقیقت پسندانہ تصویر پیش کریں گے۔

ہماری توجہ مدد اس عدالت عالیہ کے گفٹ ٹیکس کمشنر بنام کے۔ ریش کے معاملے میں 141 آئی ٹی آر 462 کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی۔ اس صورت میں، 28.3.1972 کو ایک تحفہ دیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے کہا کہ چونکہ تحفہ بقایا جات سے پہلے 31.3.1972 کو ہوا تھا، اس لئے بریک اپ ویڈیو کا حساب

تحفے کی تاریخ سے پہلے کمپنی کی آخری بقایا جات کے حوالہ سے کیا جانا چاہئے جو 31.3.1971 کو ختم ہونے والے سال کا تھا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ اگرچہ 31.3.1972 کو بقایا جات تحفے کی تاریخ کے بعد تھی، لیکن اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ تحفے کی تاریخ سے ابھی تک نہیں ہٹایا گیا تھا اور کمپنی کی خالص مالیت کو متاثر کرنے والی متعدد پیش رفت ہو سکتی ہے اور اس طرح 31.3.1971 اور 31.3.1972 کو دونوں بقایا جات کے درمیان انفرادی حصص کی قیمت متاثر ہوئی ہے۔ لہذا ٹریبونل کو 31 مارچ 1972 کو بقایا جات کو نظر انداز کرنے یا نظر انداز کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ اگر 28.3.1972 اور 31.3.1972 کے درمیان کمپنی کے اثاثوں اور ذمہ داریوں کے ساتھ کچھ ہوا ہے تو ٹریبونل اس پر بھی غور کر سکتا ہے۔ ٹریبونل کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس روشنی میں اس سوال کا دوبارہ جائزہ لے۔

ہم مدراس عدالت عالیہ کے اس نقطہ نظر سے متفق ہیں۔ فوری معاملے میں، 31.3.1972 کو بقایا جات کے اعداد و شمار اس تاریخ تک کمپنی کے مختلف اثاثوں کی قیمت کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کمپنی اس کے بعد پھسلی ہو اور اثاثوں کی قیمت میں اضافہ ہوا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس عرصے کے دوران کمپنی کی دولت سست روی کا شکار ہوئی ہو اور اس کے اثاثوں کی قدر میں کمی واقع ہوئی ہو۔ دونوں صورتوں میں، جب حصص کی قیمت تخمیناً 2.8.3.1.973 کو کی جانی ہے، تو 31.3.1973 کو ختم ہونے والے سال کی بقایا جات کو نظر انداز کرنا غیر حقیقی ہو گا۔ ٹیکس دہندہ، یقیناً، یہ بتانے کا حق رکھتا ہے کہ 28.3.1973 اور 31.3.1973 کے درمیان، کمپنی کے اثاثوں کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ اگر ایسا ہے، تو اثاثوں کی قیمت میں اس طرح کے فرق کو نظر انداز کرنا پڑے گا۔ لیکن قیمت تخمینہ کی بنیاد 31.3.1973 کو بقایا جات ہونی چاہئے۔

ہمیں مدراس عدالت عالیہ کے کمشنر آف ویلنٹھ ٹیکس اور دیگر ان بنام ایس۔ رام اور دیگر ان کے معاملے میں 147 آئی ٹی آر 278 کے ایک اور فیصلے کا بھی حوالہ دیا گیا جہاں یہ کہا گیا تھا:

”ایسے معاملات میں جہاں کمپنی کے مالی سال کے دوران غیر حوالہ شدہ حصص کا تحفہ دیا گیا ہے، اس طرح کے غیر حوالہ شدہ حصص کی قیمت تخمینہ کا اصل اصول یہ ہے کہ اگر تحفے کی تاریخ کے مطابق ایک درست بقایا جات تیار کرنا ممکن ہو تو یہ کافی درست بنیاد اور مثالی حل فراہم کرے گا۔

لیکن تحفے کی تاریخ پر بقایا جات تیار کرنے کی سہولت کی عدم موجودگی میں اگلی بہترین بات یہ ہوگی کہ تحفے کی تاریخ سے پہلے اور بعد میں کرنے والی بقایا جات میں سے دو کو لے لیا جائے اور تحفے کی تاریخ کے مطابق کپنی کے اثاثوں اور واجبات کی بریک اپ ویلیو پر پہنچ جائے۔ یا تو وقت کی بنیاد پر یا کسی اور بنیاد پر۔

لیکن اس معاملے میں، 31.3.1973 کو بقایا جات گفٹ ٹیکس افسر کے پاس دستیاب تھی جب اس نے غیر حوالہ شدہ حصص کی قیمت تخمیناً کی۔ اس بقایا جات سے 28.3.1973 تک حصص کی قیمت کی درست تصویر حاصل کرنا مشکل نہیں تھا۔

ہمیں بڑی تعداد میں فیصلوں کا حوالہ دیا گیا تھا، لیکن ان سب سے خاص طور پر نمٹنا ضروری نہیں ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ تحفہ 31.3.73 کو ختم ہونے والے مالی سال کے اختتام کے دہانے پر دیا گیا تھا اور 31.3.1973 کو بقایا جات کو 28.3.1973 کو حصص کی بریک اپ ویلیو کا پتہ لگانے کی بنیاد کے طور پر لیا جانا چاہئے۔ تاہم، اگر 28.3.1973 اور 31.3.1973 کے درمیان کپنی کے اثاثوں کی قیمت میں کوئی فرق ہوا ہے تو مناسب مطابقت کرنا پڑے گا۔ تاہم، ٹیکس دہندگان کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔ ان حالات میں اپیل کے تحت فیصلہ برقرار رکھا جاتا ہے۔ اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

وی ایس ایس

اپیل خارج کر دی گئی۔